از عدالتِ عظمیٰ

مدھو میلان سنٹیکس (پی) لمیٹڈ۔

بنام

یونین آف انڈیا۔

تاریخ فیصلہ: 4 مارچ، 1997

[ایس۔ سی۔ اگرا اور ایس۔ سی۔ سین، جسٹس صاحبان۔]

سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944: پہلا شیڈول۔ ٹیرف آئٹم نمبر III-18 (i) اور (ii) — 'کاتا ہوا سوت' — کی درجہ بندی۔ اسسٹنٹ کلکٹر کے ذریعہ منظور شدہ آئٹم III-18 (i) کے تحت اس کے ذریعہ تیار کردہ کاتے ہوئے سوت کی درجہ بندی کرنے والی مشخص الیہ کی فہرست۔ بعد میں، اسسٹنٹ کلکٹر آئٹم III (ii)-18 کے تحت مصنوعات کی دوبارہ درجہ بندی کر رہے ہیں۔ تفریق ڈیوٹی کی وصولی کے لیے ڈیمانڈ نوٹس بھیجا گیا۔ رٹ پٹیشن میں عدالت عالیہ نے دوبارہ درجہ بندی کو قانون میں غلط قرار دیا اور کلکٹر (اپیل) کو قابلیت پر معاملے کا فیصلہ کرنے کی ہدایت کی۔ کلکٹر (اپیلوں نے دوبارہ درجہ بندی کو برقرار رکھا جس کی تصدیق عدالت عالیہ نے کی تھی۔ قرار پایا کہ، عدالت عالیہ کے پچھلے فیصلے نے ڈیمانڈ نوٹس اور دوبارہ درجہ بندی دونوں کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔ کلکٹر کا حکم (اپیل) درجہ بندی کی فہرست میں ترمیم کرنا عدالت عالیہ کے پہلے فیصلے کے برعکس مسترد کر دیا گیا۔ درجہ بندی میں ترمیم کرنے والے اسسٹنٹ کلکٹر کے حکم کو کالعدم قرار دیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ، دھاگہ بنانے والے، نے درجہ بندی کی فہرست کے بذریعہ دعویٰ کیا تھا کہ مذکورہ دھاگہ سنٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ 1944 کے پہلے شیڈول کے نرخ آئٹم نمبر III-18 (ط) کے تحت آتا ہے جسے اسسٹنٹ کلکٹر نے منظور کیا تھا۔ بعد میں، سنٹرل ایکسائز کے سپرنٹنڈنٹ نے کیمیائی تجزیہ موصول ہونے کے بعد تفریق ڈیوٹی کا احساس کرنے کے لیے ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا جس کے بعد کے نوٹس کے مطابق نرخ آئٹم نمبر III (ii)-18 کے تحت زیادہ ڈیوٹی قابل ادائیگی تھی، بجائے اس کے کہ نرخ آئٹم نمبر III-18 (i) ایکٹ کے پہلے شیڈول کے۔

اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے رٹ پٹیشن دائر کی، جس نے ایک عبوری حکم کے ذریعے مذکورہ وصولی پر روک لگا دی۔

اسسٹنٹ کلکٹر نے تیار کردہ دھاگے کی دوبارہ درجہ بندی کی اور کہا کہ ترمیم شدہ منظوری صنعتی عمل کی تاریخ یعنی جولائی 1983 کے بعد سے نافذ العمل ہوگی۔ بعد میں انہوں نے مذکورہ نظر ثانی شدہ درجہ بندی کو حتمی بنا دیا اور مختصر محصولات کی تصدیق کی جس کے خلاف کلکٹر (اپیل) کے سامنے اپیل دائر کی گئی تھی۔ تاہم، عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی روک کے پیش نظر، ریونیو کولڈ وصولی کو نافذ نہیں کرتا ہے۔

عدالت عالیہ نے تفریق ڈیوٹی کے ڈیمانڈ نوٹس کو کالعدم قرار دیتے ہوئے رٹ پٹیشن کو نمٹا دیا۔ تاہم، دوبارہ درجہ بندی سے متعلق سوال کلکٹر (اپیل) کے لیے قابلیت پر فیصلہ کرنے کے لیے کھلا چھوڑ دیا گیا تھا۔ مدعا علیہان نے مذکورہ فیصلے کے خلاف اس عدالت میں اپیل کی اور اسے مسترد کر دیا گیا۔ کلکٹر (اپیل) نے مذکورہ درجہ بندی کو برقرار رکھا جس کے خلاف عدالت عالیہ میں ایک اور رٹ پٹیشن دائر کی گئی تھی۔ رٹ پٹیشن کے زیر التواء ہونے کے دوران ایک مختلف مدت کے لیے ایک اور ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا گیا تھا، اور اسے مذکورہ رٹ پٹیشن میں بھی چیلنج کیا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے کلکٹر (اپیل) کی طرف سے کی گئی دوبارہ درجہ بندی سے متعلق حکم کو برقرار رکھا لیکن بعد میں ڈیمانڈ نوٹس کو کالعدم قرار دے دیا۔

ناراض اپیل کنندہ کمپنی نے اس عدالت میں اپیل کرتے ہوئے کہا کہ عدالت عالیہ نے اپنے پہلے فیصلے کی تعمیر میں غلطی کی تھی؛ کہ مذکورہ فیصلے کے ذریعے، اس نے دوبارہ درجہ بندی کے حکم کو قانون کے لحاظ سے برقرار دیا تھا اور یہ کہ اس عدالت نے مذکورہ فیصلے کے خلاف مدعا علیہان کی اپیل پر غور کرتے ہوئے بھی اس کا مطلب ایک ہی سمجھا تھا۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

قرار دیا گیا کہ: 1.1. اسسٹنٹ کلکٹر، سنٹرل ایکسائز کی طرف سے درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم کرنے کا حکم منسوخ کر دیا گیا ہے۔

1.2. عدالت عالیہ کے مشاہدات واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ایسا کوئی مواد موجود نہیں تھا جس کی بنیاد پر درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم کرنے کا حکم سنٹرل ایکسائز کے

اسسٹنٹ کلکٹر کے ذریعے منظور کیا جاسکے اور نرخ آئٹم نمبر 18-(ii) III کے تحت اضافی ڈیوٹی کا ممکنہ طور پر مطالبہ کیا جاسکے۔

2.1. اس عدالت نے مدعا علیہان کی طرف سے دائر کی گئی ایک سابقہ اپیل میں، عدالت عالیہ کے پچھلے فیصلے کا مطلب یہ سمجھا ہے کہ دونوں ججوں نے سنٹرل ایکسائز کے اسسٹنٹ کلکٹر کے درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم کرنے کے حکم کو قانونی طور پر غلط قرار دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ اسے کالعدم قرار دیا جائے۔ اس طرح، عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر کارروائی کرنے میں غلطی کی کہ دوبارہ درجہ بندی کے مذکورہ حکم کو اس کے پچھلے فیصلے سے کالعدم نہیں کیا گیا تھا اور کلکٹر نے ان احکامات کے خلاف اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کرنے میں کوئی غلطی نہیں کی تھی۔

2.2. کلکٹر (اپیل) نے درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم کرنے کے حکم کے خلاف اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کرتے ہوئے اپیل کنندہ کمپنی کے اس دھاگے کی تیاری کی تاریخ یعنی جولائی 1983 کے بعد سے اس ترمیم کی تصدیق کی ہے، جو عدالت عالیہ کے پہلے فیصلے کے منافی ہے جس کی اس عدالت نے توثیق کی ہے۔

یونین آف انڈیا دیگر ان ادرز بنام مدھو میلان سنٹیکس پرائیویٹ لمیٹڈ دیگر ان، [1988] 3 ایس سی آر 838، حوالہ دیا گیا۔

پبلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1410، سال 1987۔

ایم پی نمبر 478، سال 1985 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 21.4.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ہریش این سالوی، رنجیت کمار اور مس بنو تمٹا۔

جواب دہندگان کی طرف سے آر آر مشرا، کے سی دیوان اور سشماسوری (این پی)۔

عدالت کا فیصلہ ایس سی اگرا ل جسٹس نے سنایا۔

مدھو میلان سنٹیکس (پی) لمیٹڈ، اپیل کنندہ نمبر 1 (جسے اس کے بعد 'اپیل کنندہ کمپنی' کہا جاتا ہے) ایک فیکٹری کا مالک ہے جس میں وہ تراشے ہوئے دھاگے تیار کرتے ہیں۔ سنٹرل ایکسائز

اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کے پہلے شیڈول کے ٹیرف آئٹم نمبر III-18 میں متعلقہ وقت پر یہ تجویز کیا گیا تھا کہ سیلولوسک اسپن سوت، جس میں سیلولوسک اصل کا انسان ساختہ ریشے وزن میں غالب ہوتا ہے، جو بجلی کی مدد سے کسی مینوفیکچرنگ کے ذریعہ بنایا جاتا ہے، ٹیرف آئٹم نمبر III (ii)-18 کے اندر آتا ہے، اگر اس میں غیر سیلولوسک اصل کے انسان ساختہ ریشے ہوتے ہیں اور یہ ٹیرف آئٹم نمبر III (i)-18 کے اندر آتا ہے، جہاں ڈیوٹی قابل وصول ہوتی ہے۔ کم شرح پر، اگر اس میں غیر سیلولوسک اصل کے انسان ساختہ ریشے نہ ہوں۔ یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ وہ سیلولوسک فائبر اور غیر سیلولوسک فضلے کو ملا کر اور اس پر کارروائی کر کے کٹے ہوئے دھاگے کی تیاری کر رہی ہے، اپیل کنندہ کمپنی نے 7 جولائی 1983 کو مرکزی ایکسائز قواعد کے قاعدہ 173(2)(b) کی توضیحات کے تحت درجہ بندی کی فہرست دائر کی۔ آئٹم نمبر III-18 (i)۔ اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے جمع کرائی گئی مذکورہ درجہ بندی کی فہرست کو اسسٹنٹ کلکٹر (سنٹرل ایکسائز) جین نے 13 جولائی 1983 کو منظور کیا تھا۔ اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے 25 ستمبر 1983 کو ایک اضافی درجہ بندی کی فہرست پیش کی گئی تھی جسے اسسٹنٹ کلکٹر نے 15 اکتوبر 1983 کو منظور کیا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اپیل کنندہ کمپنی کی تیار کردہ مصنوعات کے نمونے لیے گئے تھے اور انہیں کیمیائی تجزیے کے لیے بھیجا گیا تھا اور نمونوں کی جانچ کی رپورٹیں موصول ہونے کے بعد سنٹرل ایکسائز کے سپرنٹنڈنٹ نے 7 فروری 1984 کو 26,47 روپے کا ڈیمانڈ نوٹس جاری کیا، اس بنیاد پر ڈیوٹی کی تفریق رقم کے طور پر کہ اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے تیار کیے جانے والے انسان ساختہ دھاگے پر ایکسائز ڈیوٹی ٹیرف آئٹم نمبر III (ii)-18 کے تحت قابل ادائیگی تھی نہ کہ ٹیرف آئٹم نمبر III (i)-18 کے تحت۔ مطالبے کے مذکورہ نوٹس سے نالاں ہو کر اپیل کنندہ کمپنی نے 9 فروری 1984 کو مدھیہ پردیش عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن (ایم پی نمبر 104/84) دائر کی اور مذکورہ رٹ پٹیشن میں عدالت عالیہ نے 9 فروری 1984 کو ایک عبوری حکم جاری کیا جس میں ہدایت کی گئی کہ درخواست کنندہ کمپنی سے مطالبے کے متنازعہ نوٹس کے مطابق کوئی وصولی نہیں کی جائے گی اور یہ کہ ایکسائز ڈیوٹی اسی طرح وصول کی جاتی رہے گی جیسا کہ اس تاریخ تک وصول کیا جا رہا تھا۔ 9 فروری 1984 کو اسسٹنٹ کلکٹر (سنٹرل ایکسائز) نے ایک حکم جاری کیا جس میں کہا گیا تھا کہ جو دھاگے سیلولوسک بنے ہوئے دھاگے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جن کے نمونے بھیجے گئے تھے ان میں نون سیلولوسک اصل کے انسان ساختہ ریشے ہوتے ہیں اور سنٹرل ایکسائز ٹیرف شیڈول کے مطابق ان کی درجہ بندی ٹیرف آئٹم نمبر III (ii)-18 کے تحت کی جاسکتی ہے نہ کہ ٹیرف نمبر III (i)-18 کے تحت اور ان کے سامنے رکھے گئے تازہ مواد کی روشنی میں مذکورہ حکم کے ضمیمہ I-

میں مذکور تمام مصنوعات کو اس کے تحت آنے والے کے طور پر دوبارہ درجہ بندی کیا گیا ہے۔ ٹیرف آئٹم نمبر 18-(ii) III اور یہ کہ مذکورہ ترمیم شدہ منظوری ان اشیاء کی پیداوار کی تاریخ یعنی جولائی 1983 کے بعد سے نافذ العمل ہوگی۔ مذکورہ حکم نامے میں مزید کہا گیا کہ فطری انصاف کے مفاد میں محصولات کی درجہ بندی اور قابل ادائیگی محصولات کی شرحوں کے حوالے سے ترمیم شدہ منظوری عارضی تھی اور اپیل کنندہ کمپنی کو ایک ہفتے کے اندر ترمیم شدہ منظوری کے خلاف اپنی نمائندگی، اگر کوئی ہو، اسے پیش کرنے کا موقع دیا جا رہا تھا اور اگر ان سے کچھ نہیں سنا گیا تو عارضی منظوری کو حتمی شکل دی جائے گی۔ فروری 9/10، 1984 کے ایک اور حکم کے ذریعے، سپرنٹنڈنٹ، سنٹرل ایکسائز، ریج، III، اجین نے ایک وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا جس میں اسسٹنٹ کلکٹر کی طرف سے 9 فروری 1984 کو منظور کیے گئے حکم کا حوالہ دیا گیا تھا جس کے تحت درجہ بندی کی فہرستوں کی منظوری میں ترمیم کی گئی تھی اور اپیل کنندہ کمپنی کو اسسٹنٹ کلکٹر کو وجہ دکھانے کی ضرورت تھی کہ ایکٹ کی دفعہ A-11 کے تحت ان سے 26,47 روپے، p749.39 کے مختصر محصولات کیوں وصول نہیں کیے جائیں۔ مذکورہ نوٹس موصول ہونے کے بعد، اپیل کنندہ کمپنی نے اسسٹنٹ کلکٹر کے سامنے اس بنیاد پر وقت مانگا کہ ان کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن عدالت عالیہ میں زیر التوا ہے لیکن مذکورہ درخواست کو قبول نہیں کیا گیا اور 5 مارچ 1984 کو اسسٹنٹ کلکٹر نے دو احکامات جاری کیے۔ ایک حکم نامے میں اسسٹنٹ کلکٹر نے مصنوعات کی نظر ثانی شدہ درجہ بندی کے پیش نظر ایکٹ کی دفعہ 11A کے تحت 15 اگست 1983 سے 6 فروری 1984 تک کی مدت کے لیے 26,47 روپے کے مختصر محصولات کی تصدیق کی لیکن مشاہدہ کیا کہ مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کی طرف سے 9 فروری 1984 کو منظور کیے گئے حکم امتناع کے پیش نظر مذکورہ وصولی اس وقت تک نافذ نہیں ہوگی جب تک کہ حکم امتناع نافذ نہ رہے۔ دوسرے حکم نامے میں اسسٹنٹ کلکٹر نے فیصلہ دیا کہ ٹیرف آئٹم نمبر 18-(i) III کے تحت اپیل کنندہ کمپنی کے تیار کردہ دھاگے کی درجہ بندی کو قبول کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور 9 فروری 1984 کے وجہ بتاؤ میں مذکور ترمیم شدہ منظوری جسے پارٹی کی طرف سے دفاع پر غور کے لیے عارضی طور پر زیر غور رکھا گیا تھا، اب حتمی بنا دیا گیا ہے اور ستمبر 1983 سے موثر درجہ بندی کی فہرست کو بالآخر ٹیرف آئٹم نمبر 18-(ii) III کے تحت آنے والی درجہ بندی کے طور پر درجہ بند کیا جا رہا ہے اور یہ کہ مذکورہ درجہ بندی اور ڈیوٹی کی شرح اس تاریخ سے لاگو ہوگی جب پارٹی اس طرح کے دھاگے تیار کرتی ہے۔ اپیل کنندہ کمپنی نے اسسٹنٹ کلکٹر کے ذریعے 5 مارچ 1984 کو منظور کیے گئے ان دونوں احکامات کے جواز کو چیلنج کرنے کے لیے عدالت

عالیہ میں زیر التوارٹ پٹیشن میں ترمیم کی۔ اپیل کنندہ کمپنی نے ان احکامات کے خلاف کلکٹر (اپیل)، کسٹمز اینڈ ایکسائز، نئی دہلی میں بھی اپیل دائر کی۔

اپیل کنندہ کمپنی کی رٹ پٹیشن (ایم پی نمبر 84/104) کو عدالت عالیہ کے ڈویژن بیچ (پی ڈی ملے اور وی ڈی گیانی جسٹس صاحبان) نے 24 نومبر 1984 کے فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا۔ مرکزی فیصلہ جسٹس ملی نے دیا جس سے جسٹس گیانی نے اتفاق کیا لیکن جسٹس گیانی نے ایک علیحدہ وضاحتی نوٹ بھی شامل کیا۔ جسٹس مولیٰ نے اپنی اور جسٹس گیانی کی جانب سے دیے گئے فیصلے میں 15 اگست 1983 سے 6 فروری 1984 تک کی مدت کے لیے 26,47 روپے، 749.39p کی وصولی کے مطالبے کو کالعدم قرار دے دیا۔ تعلیم یافتہ ججوں نے اپیل کنندہ کمپنی کی جانب سے اس دلیل کو قبول نہیں کیا کہ ایک بار درجہ بندی کرنے اور از خود منظوری دینے کے بعد صرف مرکزی ایکسائز کے کلکٹر کے پاس اس پر نظر ثانی کرنے کا دائرہ اختیار تھا۔ ججوں نے اس حقیقت کا بھی نوٹس لیا کہ اپیل کنندہ کمپنی پہلے ہی کلکٹر (اپیل) کے سامنے اپیل دائر کر چکی ہے اور مشاہدہ کیا کہ کلکٹر (اپیل) کے لیے، مقدمے کے حقائق اور حالات پر غور کرنے کے بعد، اپیل کنندہ کمپنی کو سماعت کا مناسب موقع فراہم کرنے کے لیے کھلا ہو گا جس میں ثبوت پیش کرنے اور اہلیت پر اپیل کا فیصلہ کرنے کا موقع بھی شامل ہے۔

یونین آف انڈیا نے عدالت عالیہ کے ڈویژن بیچ کے مذکورہ فیصلے کے خلاف اس عدالت میں اپیل (سی اے نمبر 1110 (این ٹی)، سال 1986) دائر کی۔ یونین آف انڈیا کی مذکورہ اپیل کو اس عدالت نے یونین آف انڈیا دیگر ان ادرز بنام مدھو میلان سنٹیکس پرائیویٹ لمیٹڈ دیگر ان میں اپنے فیصلے کے ذریعے مسترد کر دیا تھا، جس کی اطلاع [1988] 13 ایس سی آر 838 میں دی گئی تھی۔

اس عدالت کے سامنے مذکورہ اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران کلکٹر (اپیل) نے اپیل کنندہ کمپنی کی اپیل پر غور کیا اور 27 مئی 1985 کے منجلم ذریعے مذکورہ اپیل کو نمٹا دیا۔ کلکٹر (اپیل) نے فیصلہ دیا کہ اس حقیقت کے پیش نظر کہ اسٹنٹ کلکٹر کی طرف سے 15 اگست 1983 سے 6 فروری 1984 کی مدت کے لیے ڈپوٹی کے مطالبے سے متعلق منظور کردہ حکم کو عدالت عالیہ نے کالعدم قرار دے دیا تھا، واحد اپیل جس کا قابلیت پر فیصلہ کرنا ضروری تھا، اسٹنٹ کلکٹر کی طرف سے درجہ بندی کی فہرستوں کی منظوری میں ترمیم کرتے ہوئے 5 مارچ 1984 کے حکم کے خلاف تھی۔ کلکٹر نے مؤقف اختیار کیا کہ اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے پیش کردہ تراشا ہوا سوت نرخ آئٹم

نمبر 18-(ii) III کے تحت آتا ہے نہ کہ ایکٹ کے شیڈول کے نرخ آئٹم نمبر 18-III (i) کے تحت اور اس لیے انہوں نے اپیل کو مسترد کر دیا اور اسسٹنٹ کلکٹر کی طرف سے درجہ بندی کی فہرستوں کی منظوری میں ترمیم کرتے ہوئے 5 مارچ 1984 کے حکم کی تصدیق کی۔ کلکٹر (اپیل) کے ذریعے 27 مئی 1985 کو منظور کیے گئے مذکورہ حکم سے نالاں ہو کر اپیل کنندہ کمپنی نے مدھیہ پردیش عدالت عالیہ میں دوسری رٹ پٹیشن (ایم پی نمبر 85/478) دائر کی۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ 27 مئی 1985 کا کلکٹر کا حکم ایم پی نمبر 84/104 میں 24 نومبر 1984 کے فیصلے میں عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی ہدایت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے منظور کیا گیا۔ یہ پیش کیا گیا کہ عدالت عالیہ نے اسسٹنٹ کلکٹر کے 5 مارچ 1984 کے حکم کے ساتھ ساتھ 9 فروری 1984 کے نوٹس کو بھی کالعدم قرار دے دیا تھا جس سے پہلے اس حکم میں اپیل کنندہ کمپنی کو وضاحت کرنے کی ضرورت تھی کہ درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم کیوں نہیں کی جائے۔ مذکورہ رٹ پٹیشن کے زیر التواء ہونے کے دوران، اسسٹنٹ کلکٹر نے 6 جون 1985 کو ایک نوٹس جاری کیا جس میں 5 مارچ 1984 سے اپریل 1985 تک کی مدت کے لیے تفریق ڈیوٹی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کمپنی نے 6 جون 1985 کے مذکورہ نوٹس کو چیلنج کرنے کے لیے رٹ پٹیشن میں ترمیم کی۔ رٹ پٹیشن کو عدالت عالیہ کے ڈویژنل جج (جی جی سوہنی اور آر کے ورجسٹس صاحبان) نے 21 اپریل 1986 کے متنازعہ فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا تھا۔ عدالت عالیہ نے درجہ بندی کی فہرستوں کی منظوری میں ترمیم کرنے والے 5 مارچ 1984 کے اسسٹنٹ کلکٹر کے حکم کے خلاف اپیل کنندہ کمپنی کی اپیل کو مسترد کرتے ہوئے کلکٹر (اپیل) کے 27 مئی 1985 کے حکم کو برقرار رکھا ہے۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ 24 نومبر 1984 کے اپنے فیصلے میں ایم پی نمبر 84/104 میں عدالت عالیہ نے 7 فروری 1984 کے نوٹس اور اسسٹنٹ کلکٹر کے ذریعے 5 مارچ 1984 کو منظور کیے گئے حکم کو کالعدم قرار نہیں دیا تھا۔ تاہم، عدالت عالیہ نے 5 مارچ 1984 سے اپریل 1985 تک تفریق ڈیوٹی کی رقم کے لیے 6 جون 1985 کے ڈیمانڈ نوٹس کو اس خیال پر کالعدم قرار دے دیا ہے کہ اس سے پہلے ایکٹ کی دفعہ 11-اے کی ذیلی دفعہ (1) کے مطابق کوئی نوٹس نہیں تھا۔ عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے سے ناراض ہو کر اپیل کنندہ کمپنی نے یہ اپیل دائر کی ہے۔

اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے پیش ہوئے فاضل سینئر وکیل شری ہریش سالوے نے زور دے کر کہا ہے کہ متنازعہ فیصلے میں عدالت عالیہ نے 24 نومبر 1984 کو ایم پی نمبر 84/104 میں اپنے پہلے فیصلے کی تشریح کرنے میں غلطی کی تھی۔ شری سالوے کا عرض کرنا یہ ہے کہ مذکورہ فیصلے

کے ذریعے عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا تھا کہ اسسٹنٹ کلکٹر کی طرف سے درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم کرنے کا 5 مارچ 1984 کا حکم قانون کے لحاظ سے غلط تھا اور اس عدالت نے مذکورہ فیصلے کے خلاف جواب دہندگان کی اپیل پر غور کرتے ہوئے عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے کو بھی اس معنی میں سمجھا ہے کہ درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم کرنے کا حکم جو اپیل کنندہ کمپنی کو دیا گیا تھا وہ قانون کے لحاظ سے غلط تھا اور مذکورہ حکم کو کالعدم قرار دے دیا گیا تھا۔

ہمیں شری سالوی کے مذکورہ بیان میں کافی طاقت ملتی ہے، جے گیانی نے اپنے وضاحتی نوٹ میں واضح طور پر کہا ہے:

"ضمیمہ آر-10 اور آر-11 کے احکامات منسوخ کر دیے گئے ہیں۔... درخواست گزاروں کی طرف سے دائر کردہ درجہ بندی کی فہرستیں اور اس میں دی گئی منظوریوں اس وقت تک برقرار رہیں گی جب تک کہ درخواست گزاروں کو وجہ بتانے کا مناسب موقع فراہم نہ کیا جائے اور قانون کے مطابق اسے منسوخ نہ کیا جائے۔"

5 مارچ 1984 بجگم (ضمیمہ آر-11) کے ذریعے اسسٹنٹ کلکٹر نے درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم کی تھی اور ہدایت کی تھی کہ اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے تیار کیے جانے والے کٹے ہوئے دھاگے کو نرخ آئٹم نمبر 18-III (ii) کے تحت آنے والے کے طور پر درجہ بند کیا جانا چاہیے نہ کہ نرخ آئٹم نمبر 18-III (i) کے تحت۔

اگرچہ جے ملنے نے اپنی طرف سے یا اپنی طرف سے اور جے گیانی کی طرف سے دیے گئے اپنے فیصلے کے اختتامی حصے میں مذکورہ حکم (ضمیمہ آر-11) کو واضح طور پر کالعدم نہیں کیا ہے، لیکن فیصلے کے مرکزی حصے میں، اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے اس دلیل کو مسترد کرنے کے بعد کہ ایک بار درجہ بندی کی گئی تھی، اسسٹنٹ کلکٹر کو نئے حقائق اور مصنوعات کی تیاری کے حوالے سے بعد میں دستیاب کردہ مواد کی بنیاد پر معاملے پر دوبارہ غور کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا، فاضل جج نے مشاہدہ کیا ہے:

"لیکن اس بات پر بھی اختلاف نہیں کیا جاسکتا کہ سنٹرل ایکسائز، اجین کے سپرنٹنڈنٹ نے نوٹس جاری کر کے جلد بازی میں کام کیا اور یہ بھی کہ اب یہ بھی واضح ہے کہ یہ رٹ پٹیشن کرنے کے بعد ہی ہے جس میں حکم التوا امتناع منظور کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ نمبر 3 نے درخواست گزاروں کو وجہ بتاؤ نوٹس دینے کے بارے میں سوچا اور درخواست گزاروں کو مناسب موقع فراہم کیے بغیر متدعوہ حکم

التوا منظور کیا۔ قدرتی انصاف کا مطالبہ ہے کہ نیم عدالتی اتھارٹی کو اس شخص کو مطلع کرنا چاہیے جس کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، وہ مواد جسے اس نے اس کے خلاف استعمال کرنے کی تجویز پیش کی ہے تاکہ وہ اس نتیجے کو پورا کر سکے جو اس کے خلاف استعمال ہونے کا امکان ہے تاکہ وہ اس نتیجے کو پورا کر سکے جو اس مواد سے اٹھایا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ جب استعمال شدہ مواد اس شخص کے علم میں ہو جس کے خلاف کارروائی کی گئی ہو، تو اسے بتانا چاہیے کہ اسے اس کے خلاف استعمال کیا جائے گا، کیونکہ جب تک اسے اس طرح سے آگاہ نہیں کیا جاتا، اسے اس نتیجے اجلاس کرنے کے لیے اپنی وضاحت پیش کرنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا جو اتھارٹی اس سے حاصل کرنا چاہتی ہے۔

موجودہ معاملے میں ریکارڈ پر ایسا کوئی مواد موجود نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ 15.8.1983 سے درخواست گزار دھاگے کی مصنوعات تیار کر رہے ہیں جس کا احاطہ آئٹم III 18 (ii) میں کیا گیا ہے۔ لہذا، ہماری رائے میں، اس بنیاد پر 15.8.83 سے 6.2.84 تک اضافی ڈیوٹی کا مطالبہ ماضی سے نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن زیادہ سے زیادہ اس کا مطالبہ 7.2.1984 سے متوقع طور پر کیا جاسکتا ہے، اگر درخواست گزاروں کو سماعت کی مناسب اور مناسب تبدیلی دینے کے بعد یہ پایا جاتا ہے کہ درخواست گزاروں کے ذریعہ تیار کردہ دھاگے کی کم از کم کچھ مصنوعات آئٹم 18 کے تحت آتی ہے۔ (ii) III اور جو اس درجہ بندی کے برعکس مصنوعات تیار کر رہا ہو جس کی منظوری دی گئی تھی، جس کے اجزاء آئٹم III 18 (i) میں بتائے گئے مطابق نہیں ہیں جیسا کہ قواعد کے قاعدہ (4) 173B میں مذکور ہے۔

ان مشاہدات سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ عدالت عالیہ نے پایا کہ ایسا کوئی مواد موجود نہیں ہے جس کی بنیاد پر درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم کرنے کا 5 مارچ 1984 کا حکم مرکزی ایکسائز کے اسسٹنٹ کلکٹر کے ذریعے منظور کیا جاسکے اور عدالت عالیہ کے مطابق نرخ آئٹم نمبر 18- (ii) III کے تحت اضافی ڈیوٹی کا مطالبہ 7 فروری 1984 سے ممکنہ طور پر کیا جاسکتا ہے، اگر درخواست گزاروں کو سماعت کا مناسب اور معقول موقع دینے کے بعد یہ پایا گیا کہ اپیل کنندہ کمپنی کے ذریعے تیار کردہ دھاگے کی کم از کم کچھ مصنوعات آئٹم 18- (ii) III کے تحت آتی ہے۔

یونین آف انڈیا بنام مدھو میلان سنٹیکس (اوپر) میں اس عدالت نے عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے:

"جسٹس ملنے نے اپنے فیصلے میں کہا کہ رٹ پٹیشن کو اس حد تک اجازت دی گئی تھی کہ 15 اگست 1983 سے 6 فروری 1984 کی مدت کے لیے 26,47 روپے کی وصولی کا مطالبہ، جو کہ ڈیمانڈ نوٹس میں مذکور مدت تھی، کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ تاہم، جج نے کلکٹر، سنٹرل ایکسائز، جس کے سامنے درخواست گزاروں کی طرف سے دائر اپیل زیر التوا تھی، کو ہدایت کی کہ وہ ایکسائز حکام کی طرف سے کیے گئے مطالبے کے سلسلے میں اپیل کا فیصلہ بعد کی مدت کے لیے کرے۔ دوسرے جج گیان جے نے اپنے متفقہ فیصلے میں اسسٹنٹ کلکٹر، سنٹرل ایکسائز، اجین ڈویژن کی طرف سے 5 مارچ 1984 کو جاری کیے گئے دو احکامات کو کالعدم قرار دے دیا جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا تھا۔ ان عدالتی فیصلہ احکامات کی کاپیاں رٹ پٹیشن کے بالترتیب ضمیمہ آر/10 اور آر/11 میں ہیں۔ بہت جلد، دونوں ججوں نے مؤقف اختیار کیا کہ درخواست گزاروں کو پیش کردہ مطالبے کا نوٹس اور درجہ بندی کی فہرست میں ترمیم کرنے کے احکامات قانونی طور پر خراب ہیں اور حکم دیا کہ اسے کالعدم قرار دیا جائے۔ فیصلے کا جائزہ یہ بھی واضح طور پر اشارہ کرتا ہے کہ ڈویژن بجج نے ہدایت دی کہ کلکٹر، سنٹرل ایکسائز (اپیل) درخواست گزاروں کو 7 فروری 1984 کے بعد کی مدت کے سلسلے میں اپنا مقدمہ اور اپنے ثبوت پیش کرنے کا مناسب موقع دینے کے بعد درخواست گزاروں کی اپیل کو قابلیت پر سنے۔ اس طرح، ڈویژن بجج نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ درخواست گزاروں کو دیا گیا وجہ بتاؤ نوٹس صرف 7 فروری 1984 کے بعد کی مدت کے سلسلے میں درست اور موثر سمجھا جاسکتا ہے نہ کہ 15 اگست 1983 سے 6 فروری 1984 تک کی مدت کے حوالے سے جس سے 9 فروری 1984 کے ڈیمانڈ نوٹس میں پہلے ہی مطالبہ کیا جا چکا ہے۔ (زیر تاکید) (صفحات 842-843)

عدالت نے یونین آف انڈیا کی جانب سے شری گووند داس کی اس دلیل کو قبول نہیں کیا کہ چونکہ کلکٹر (اپیل) کو معاملات کی خوبیوں کا جائزہ لینے کی ہدایت کی گئی تھی، یعنی، 7 فروری 1984 کے بعد کی مدت کے سلسلے میں اپیل کنندہ کمپنی کو وجہ ظاہر کرنے کا مناسب موقع دینے کے بعد درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم، فروری 1984 کے نوٹس کو 15 اگست 1983 سے 6 فروری 1984 کے ساتھ ساتھ 7 فروری 1984 کے بعد کی مدت کے سلسلے میں درست اور موثر نوٹس سمجھا جانا چاہیے۔ عدالت نے اپیل کنندہ کمپنی کی جانب سے ڈاکٹر چیتلے کی اس دلیل میں اہلیت پائی کہ مذکورہ نوٹس میں اپیل کنندہ کمپنی سے درجہ بندی کی فہرستوں میں تبدیلی کے خلاف وجہ ظاہر کرنے کو نہیں کہا گیا۔ منعقد کیا گیا:

"اس لیے اس نوٹس کو مذکورہ مدت کے سلسلے میں درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم کے خلاف وجہ بتاؤ نوٹس کے طور پر نہیں مانا جاسکتا۔ ان حالات میں، وجہ بتاؤ نوٹس قانون کے لحاظ سے برا ہے اور جہاں تک مذکورہ سابقہ مدت کا تعلق ہے اس کا کوئی قانونی اثر نہیں ہے۔" (صفحات 845-846)

یہ ظاہر کرے گا کہ اس عدالت نے 24 نومبر 1984 کے عدالت عالیہ کے ایم پی نمبر 104/84 میں دیے گئے فیصلے کی تشریح اس معنی میں کی ہے کہ دونوں ججوں نے فیصلہ دیا ہے کہ اسٹنٹ کلکٹر آف سنٹرل ایکسائز کا 5 مارچ 1984 کا درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم کرنے کا حکم قانون کے مطابق غلط تھا اور اس نے حکم دیا تھا کہ اسے کالعدم قرار دیا جائے۔ ان حالات میں، ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر کارروائی کرنے میں غلطی کی تھی کہ 5 مارچ 1984 کے مذکورہ حکم کو عدالت عالیہ نے کالعدم نہیں کیا تھا اور کلکٹر نے کوئی غلطی نہیں کی تھی، ان احکامات کے خلاف اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کر رہا ہے۔ ہماری رائے میں کلکٹر (اپیل) کو اس بنیاد پر آگے بڑھنا چاہیے تھا کہ اسٹنٹ کلکٹر کی طرف سے درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم کرنے کے 5 مارچ 1984 کے حکم کو عدالت عالیہ نے کالعدم قرار دے دیا تھا۔ اسٹنٹ کلکٹر کے حکم کے خلاف اپیل کنندہ کمپنی کی طرف سے دائر اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، سنٹرل ایکسائز مورخہ 5 مارچ 1984 کو درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم کرتے ہوئے کلکٹر (اپیل) نے درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم کو اس تاریخ سے نافذ کیا تھا جس تاریخ سے اپیل کنندہ کمپنی نے اس طرح کا دھاگہ تیار کیا تھا یعنی جولائی 1983 کے بعد سے، جو کہ ایم پی نمبر 104/84 میں عدالت عالیہ کے پہلے فیصلے کے منافی ہے جس کی تصدیق اس عدالت نے یونین آف انڈیا بنام مدھومیلان سنٹیکس (اوپر) میں کی ہے۔

لہذا اپیل کی اجازت دی جاتی ہے، عدالت عالیہ کے متنازعہ فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور کلکٹر (اپیل) کی طرف سے اپیل کو مسترد کرتے ہوئے 27 مئی 1985 کو منظور کردہ حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور یہ مانا جاتا ہے کہ اسٹنٹ کلکٹر، سنٹرل ایکسائز کی طرف سے درجہ بندی کی فہرستوں میں ترمیم کرتے ہوئے 5 مارچ 1984 کو منظور کیا گیا حکم کالعدم ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔